RAHNUMA

A Member Association of IPPF International Planned Parenthood Federation South Asia Region

Committed to Changing LIVES

نوجوان دوست سیریز

جداگانہ حیثیت

نوجوان دوست سیریز

جداگانہ حیثیت

عام طور پر نوجوان ایک ہی طرح یا ایک ہی گروپ سے تعلق رکھنے والے دکھائی دیتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ مختلف صلاحیت اور عادات کے مالک ہوتے ہیں اور ہر نوجوان کی جسمانی وہ ذہنی صلاحیت مختلف ہوتی ہے ان کی عادات سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے تمام نوجوانوں کی ضروریات، جنسی و تولیدی صحت، نشوونما اور عادات وفضائل ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اور وہ وقت اور ماحول کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں ہر انسان ایک خاص طرح کی جنسی، جسمانی اور ذہنی صلاحیت کا مالک ہوتا ہے اس کی الگ معاشرتی، معاشی پہچان ہوتی ہے جس کے ان کی جنسی و تولیدی صحت پر بھی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

نوجوان دوست سہولیات ہمیشہ نوجوانوں کی ذہنی و جسمانی صلاحیت اور حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے فراہم کی جاتی ہیں۔نوجوان دوست سہولیات ہمیشہ ہر گروہ یا قبیلے کے لوگوں کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر مہیا کی جاتی ہیں۔اور نوجوان یہی سمجھتا ہے کہ یہ سہولیات خاص اسکی ضروریات کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہیں۔

ہر انسان انفرادی طور پر جداگانہ حیثیت کا مالک ہوتا ہے اور یہ تمام جداگانہ حیثیت ان کے مذہبی، معاشرتی، معاشی، سماجی، قبائلی، گروہی، لسانی، سیاسی اور دوسرے نظریات کی بنا پر ہوسکتا ہیں جداگانہ حیثیت کا نظریہ ہی ایک دوسرے کی عزت وتکریم میں اضافہ کا باعث بنتا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ ہر انسان ایک الگ اور جداگانہ حیثیت رکھتا ہے اور اس کی اس حیثیت کو تسلیم کرنا باعث فخر اور حقوق کا تقاضا بھی ہے۔

جنسی حقوق

جنسی حقوق بین الاقوامی سطح پر رائج ان تمام حقوق جو کہ آزادی، وقار، عظمت، خودمختاری، برابری کی سطح، خلوت وغیرہ پر مشتمل ہیں کا مجموعہ ہے لیکن جداگانہ حیثیت کے نظریہ میں جنسی حقوق کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے یہ بات تو طے ہے کہ انسانی حقوق قطعی طور پر ضبط نہیں کیے جاسکتے چاہے بنی نوع انسان کا تعلق کسی بھی گروہ، قبیلہ، مذہب، عمر یا رنگ ونسل سے ہو ان حقوق کو سیاسی سماجی، معاشرتی اور معاشی بنیادوں پر بھی ساقط نہیں کیا جاسکتا انسانی حقوق معذور اور تندرست وصحت مند کے بھی ایک جیسے ہی ہیں اور دونوں انکے برابر کے مستحق ہیں۔

جنسی حقوق کا آرٹیکل 1: IPPF کا ڈیکلریشن تمام بنی نوع انسان کو تمام حقوق برابری کی سطح پر فراہم کرتا ہے اور ہر طرح کے امتیاز کو بالائے طاق رکھتے ہوئے قانونی تحفظ اور آزادی فراہم کرتا ہے یہ ان تمام قوانین کی نفی بھی کرتا ہے جو صنفی بنیادوں یا دوسرے عوامل مثلاً مذہبی، اخلاقی وغیرہ میں تفریق کرتا ہے۔

جنسی حقوق اور جداگانہ حیثیت

برابری کے حقوق: تمام بنی نوع انسان ایک جیسے حقوق لے کر پیدا ہوتے ہیں کسی کو رنگ و نسل، علاقائی، قبیلے، امارت، غربت، معاشرتی، معاشی، شادی شدہ، بیمار، تندرست، اپاہج، صحت مند وغیرہ کی بنیاد پر کوئی فوقیت حاصل نہیں اس لیے ان تمام رکاوٹون یا پیچیدگیوں کو بھی ختم کر دینا چاہیے جو مختلف بنیادوں پر ایک انسان کو دوسرے پر فوقیت دیتے ہیں اور کمزوروں بیماروں یا غریبوں کے حقوق پامال کرتے ہیں اور ہر کوئی قانون کی نظر میں برابر ہے ان تمام بنیادوں پر کسی قبیلے یا گروہ کہ افراد کو ان کے حقوق سے محروم نہیں رکھا جا سکتا۔

حقوق کی شراکت: یہ بھی ہر انسان کا حق ہے کہ وہ تمام فقہائے زندگی کے تمام پہلوؤں میں آزادنہ اور سرگرم کردار ادا کرے۔ حقوق شراکت نوجوانوں میں ان کی الگ پہچان۔ ان قانونی حقوق کی حیثیت اور پاسداری کی پہچان کرواتی ہے اور ان کو یہ بات باور کرواتی ہے کہ وہ تمام انسانی حقوق کے مستحق ہیں اور کوئی بھی ان کے رنگ و نسل، سماجی، معاشرتی، سیاسی رتبے وغیرہ کی بنیاد پر ان کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم نہیں کر سکتا اور وہ جنسی تسکین کے لئے ہم آہنگی و رقابت کو ذریعہ بناتے ہیں اور سوسائٹی جنسی زیادتی جیسے واقعات سے محفوظ رہتی ہے۔

صحت کے حقوق: اعلیٰ درجے کی جسمانی و ذہنی صحت کی سہولیات حاصل کرنا ہر انسان کا بنیادی حق ہے اور ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر انسان کو بہترین طبی سہولیات بغیر کسی تفریق کے مہیا کرے بہترین جنسی و تولیدی سہولیات تک رسائی اور ان کا حصول بھی نوجوانوں کے حقوق کا بنیادی جزو ہے۔ اس لیے صحت کی سہولیات کو فراہم کرتے ہوئے نوجوانوں کو خاص طور پر مدنظر رکھنا چاہیے اور ان کی بدلتی ہوئی ضروریات کے ساتھ ساتھ بہتر طبی؛ جنسی و تولیدی سہولیات مہیا کی جانی چاہیے اور وہ تمام ادارے جو طبی سہولیات کی فراہمی سے واسطہ میں ان کو چاہیے کہ وہ نوجوانوں کی صحت کا خاص خیال رکھیں اور بغیر کسی تفریق کے انھیں سہولیات ہم پہنچائیں۔

تحفظ زندگی اور ہر طرح کے خطرات سے حفاظت: ہر ایک کو زندگی کے تحفظ اور ہر طرح کے خطرات سے آزادی کے حقوق حاصل ہیں اس میں ہر طرح کی جنسی درندگی سے حفاظت بھی شامل ہے اور کوئی بھی کسی کو اس بنیاد پر قتل یا نقصان نہیں پہنچا سکتا کہ وہ فلاں جنسی تعلق میں ملوث ہے یا کسی کو غیرت کے نام پر قتل کرنا یا صنفی بنیادوں پر نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

جداگانہ حیثیت کی مختلف جہتیں:

اگرچہ تنوع کسی حد تک جنسی و تولیدی صحت کے حوالے سے نوجوانوں کے لئے مختلف پروگرام متعارف کروانے پر زور دیتا ہے اور انھیں مختلف گروہوں میں تقسیم کرنے کا حامی ہے لیکن اس کو نظر انداز کیا جائے اور تمام نوجوانوں کو ایک ہی گروپ یا گروہ سمجھ کر ڈیل کیا جائے تو یہ سہولیات کافی حد تک بے مقصد ہو جاتی ہیں اس لیے نوجوانوں کو ان کی موروثی و جنسی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف گروہوں میں تقسیم کیا جانا چاہیے۔

مثلاً اگر یہ بات تصور کر لی جائے کہ تمام لوگوں جو ایڈز کا شکار ہیں ان کی ضروریات ایک جیسی ہیں قطعی نظر ان کی صحت، عمر، صنف، اور کلچر سے اور یہ چیز جداگانہ حیثیت کا متضاد ہوگی اور متعلقہ نتائج کے حصول میں ناکامی کا باعث بنیں گے۔

اس لیے تنوع کی وجہ سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں اور ان سے بچنے کے لیے جداگانہ حیثیت کا سمجھنا نہایت ضروری ہے اور اس بات کا ادراک ہونا چاہیے کہ کس طرح نوجوانوں میں ان کی معاشی، معاشرتی عمر، وغیرہ کے ساتھ ساتھ انکی جنسی و تولیدی صحت سے متعلق ضروریات تبدیل ہوتی ہیں۔

تنوع یا جداگانہ حیثیت کو سمجھنے کے لیے اس کے مختلف مراحل یا جہتوں کا جائزہ لینا ضروری ہے اس کو سمجھنے کا ایک طریقہ تو ہے کہ کسی فرد کی سوچ اور تنوع کی مختلف جہتوں کا جائزہ لیا جائے اور یہ جائزہ اس بات کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے کہ کس طرح ہر انسان دوسرے سے مختلف ہے۔

تنوع کو سمجھنے کے لئے اگر اس ماڈل (خاکے) کو بغور دیکھا جائے تو کچھ عوامل ایسے ہوتے ہیں جو تبدیل نہیں ہوتے اور کسی بھی نوجوان کے کردار اور اسکی شخصیت پر اس کا بہت اہم اثر ہوتا ہے۔ اس ماڈل میں کچھ جہتیں بیرونی ہیں جو آہستہ آہستہ تبدیل ہوتی ہیں مثلاً تعلیم کی وجہ سے کرداروں اور رویوں میں تبدیلی جبکہ کچھ تبدیلیاں بڑی اچانک ہوتی ہیں۔ مثلاً شادی وغیرہ کی وجہ سے تبدیلی یا جغرافیائی تبدیلی۔

یہ ماڈل ان تمام جہتوں کو بیان کرتا ہے جن کی تبدیلی سے جنسی و تولیدی صحت کی سہولیات پر اثر پڑتا ہے خواہ یہ تبدیلی اندرونی ہو یا بیرونی یہ ان سہولیات کی فراہمی اور ضروریات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

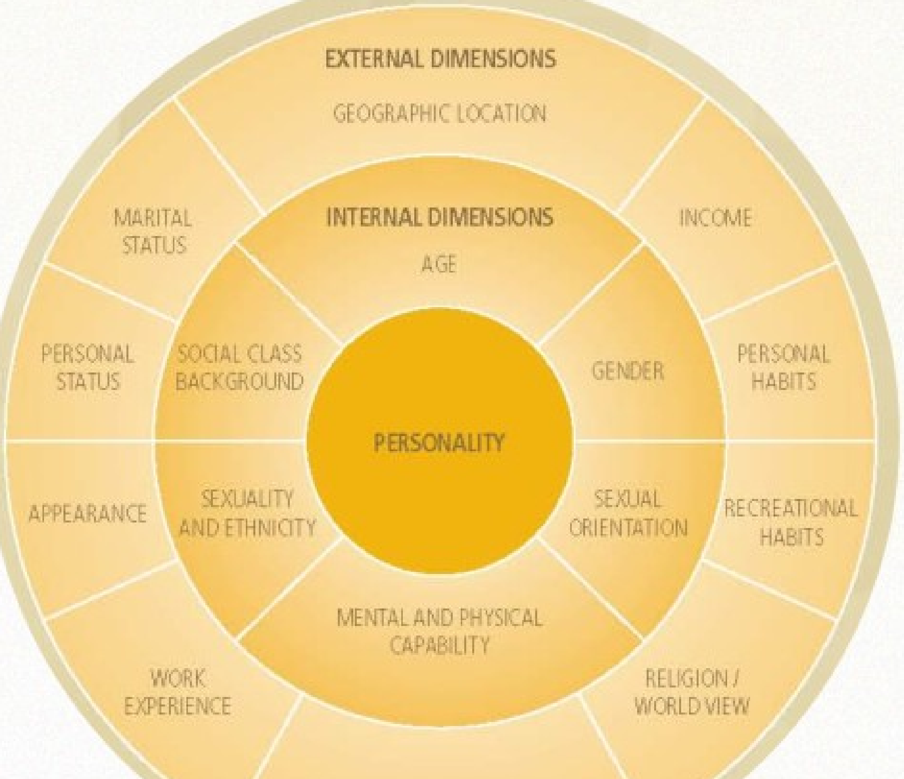

شخصیت (Personality)

شخصیت اس ماڈل کی سب سے اندرونی جہت ہے۔

اندرونی جہتیں

یہ بھی انتہائی اہم جہت ہے اور یہ کسی بھی شخصیت کے کردار پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں اس میں عمر، جنسی و معاشرتی ہسٹری وغیرہ شامل ہیں۔

بیرونی جہتیں

یہ جہت وقت اور ضرورت کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ یا فوراً تبدیل ہو جاتی ہے مثلاً تعلیم، آمدنی، جغرافیائی تبدیلی وغیرہ اس پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

جداگانہ حیثیت اور عدم تحفظ

جداگانہ حیثیت کا عدم تحفظ سے گہرا تعلق ہے جداگانہ حیثیت کے بارے میں مکمل معلومات ہی عدم تحفظ کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

با مقصد نوجوان دوست سہولیات کی تیاری کرتے وقت جداگانہ حیثیت کی پیچیدگیوں اور عدم تحفظ کے متعلق گفتگو نہایت ضروری ہے کوئی بھی نوجوان دوست سہولت مکمل طور پر نوجوانوں کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتیں بلکہ وہ وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔

صحیح سہولیات کے انتخاب کا فیصلہ نوجوانوں کے مسائل کا تجزیہ کر کے کرنا چاہیے اور اس بات کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ کونسے لوگ ایڈزHIV ۔زیادتی ۔جنسی طریقوں سے پھیلانے والی بیماریاں۔ غیر ضروری حمل اور دوسری تولیدی بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔

عدم تحفظ عام طور پر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب لوگوں میں اپنے حقوق کا شعور نہ ہو یا انھیں اپنے حقوق کے بارے میں لاعلمی ہو۔ تنہا یا گروہ۔ اس عوامل کا مطلب ہے کہ کچھ گروہ نظام کی وجہ سے عدم تحفظ کا شکار ہیں اور اس بات کا اندازہ کہ کون زیادہ عدم تحفظ کا شکار ہے اس کا اندازہ ملکی اور مقامی سطح پر لگایا جا سکتا ہے اور عدم تحفظ کا شکار لوگ اپنے اردگرد رونما ہونے والے واقعات ماحول۔ ان کی پہنچ میں کیا ہے اور کیا نہیں ہے وغیرہ سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

عدم تحفظ اور تفریق کا آپس میں گہرا تعلق ہے نوجوان میں تفریق عام طور پر عدم تحفظ کی وجہ سے ہوتی ہے اور عدم تحفظ کی حالت کو تبدیل کرنا انکے بس میں نہیں ہوتا اور یہ عام طور جداگانہ جہتوں کی وجہ سے ہوتا ہے جو کہ انھیں دوسروں سے مختلف بناتی ہیں۔

بدنامی اور امتیازی سلوک نوجوانوں میں جنسی و تولیدی سہولیات کے راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہوتی ہیں اور ان پر قابو پانے کے لئے جداگانہ حیثیت کے بارے میں معلومات ہونا نہایت ضروری ہے۔ بدنامی اور امتیازی سلوک کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل کے حل کے لئے ماہرین صحت کا اس کام میں ماہر ہونا کہ وہ نازک حالت میں بھی نوجوانوں کے ساتھ عزت سے کام کر سکیں نہایت ضروری ہے تاہم یہ ہو سکتا ہے کہ کچھ ایسے مسائل یا مضمون ہو سکتے ہیں جیسے جنسی صحت کے بارے میں یا صنفی مسائل وغیرہ جو ماہرین صحت کے اپنے ضابطہ اخلاق و معاشرتی اقدار یا ذاتی عقائد کے متضاد ہوں اور انکی وجہ سے ماہرین صحت کو مسائل پیدا ہو رہے ہوں لیکن یہ امید کی جاتی ہے کہ ماہرین صحت اپنے پیشہ وارانہ اخلاق کی وجہ سے ان تمام مسائل کو بالائے طاق رکھ کر نوجوان کی صحت کے حوالے سے کام کریں اور اس میں کسی قسم کی خیانت نہ کریں۔

مثلاً درج ذیل واقعہ جداگانہ حیثیت ، بدنامی اور امتیازی سلوک کو سمجھنے میں مدد فراہم کر سکتا ہے۔

بعض بدنامی اور امتیازی تفریق کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہوتا ہے خاص طور پر ایسے واقعات میں جب لوگ ہم جنس پرستی کا شکار ہوں۔ لیکن نوجوان دوست سہولیات کا بنیادی مقصد اس طرح کی تمام تفریق یا امتیازی سلوک اور بدنامی وغیرہ سے بھی تحفظ فراہم کرنا ہے اور ان تک بھی ان کی رسائی پہنچانا ہے جو اسے اپنے قابل نہیں سمجھتے یا ان کے بارے میں ہچکچاہٹ کا شکار ہوں۔

ان سہولیات کی فراہمی کی وجہ سے ایڈز جنسی طریقوں سے پھیلنے والی بیماریوں اور دوسرے مسائل کو ختم کرنے میں مدد ملتی ہے اور ماہرین صحت نوجوانوں کی جداگانہ حیثیت کا احترام کرتے ہوئے ان تمام سہولیات کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور درج ذیل واقعات اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ کیسے ماہرین صحت اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

عدم تحفظ پر اثر انداز ہونے والے عوامل

1۔ غربت اور غیر مساوی سلوک۔ غربت یا تفاوت

2۔ بدنامی اور امتیازی سلوک

3۔ معیاری تعلیم تک رسائی

4۔ روزگار کے مواقع اور ان تک رسائی

5۔ سماجی اور ثقافتی تفریق

6۔ معذوری کے ساتھ زندگی گزارنا

7۔ تشدد اور تصادم

8۔ خاندانی ٹوٹ پھوٹ اور مقامی و سماجی انتشار

9۔ قوانین اور اصول جو ایڈز اور جنسی و تولیدی صحت کے معلومات تک رسائی کو روکتے ہیں۔

Case Study (1)

نوجوانوں کی شرکت سے بدنامی اور امتیازی سلوک کا حل

''میں دو وجوہات کی بناء پر امتیازی سلوک کا شکار ہوں پہلی وجہ یہ نہیں میں ہم جنسی پرستی کا شکار تھا اور پھر میں ایڈز کا شکار ہو گیا اور ان وجوہات کی بناء پر لوگوں کے امتیازی سلوک کا شکار ہو''

یہ الفاظ ایک جنوبی افریقہ کے نوجوان کے ہیں۔

جس طرح جداگانہ حیثیت کی مختلف جہتیں ہیں اس طرح بدنامی یا امتیازی سلوک کے بھی مختلف درجات ہیں جس طرح پہلے درجہ میں وہ لوگ سمجھے جاتے ہین جو ہم جنسی پرستی یا جنسی تعلقات کا شکار ہوتے ہیں یا پھر نشئی وغیرہ ہوتے ہیں اور اگر وہ خدا نخواستہ ایڈز جیسے مہلک بیماری کا شکار ہو جائے تو لوگ انھیں مزید حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہ چیزیں ایک معاشرہ میں انکے ماتھے کا داغ بن جاتی ہیں لوگ انھیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

اس امتیازی سلوک کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنی کمزوری یا بیماری کو واضح نہیں ہونے دیتے اور ان میں مبتلا ہونے کے باوجود جنسی و تولید صحت کی سہولیات کے بارے میں معلومات یا ان سے استفادہ کرنے میں پرہیز کرتے ہیں اور وہ ان تمام مسائل جیسے ایڈز، غیر ضروری یا نا چاہتے ہوئے حمل کے ٹھہر جانے یا پھر مانع حمل کے طریقوں سے ناواقف رہتے ہیں۔

نوجوانوں کو ایڈز کو اپنی کمزوری بنانے کی بجائے اس کے خلاف آواز اٹھانے کو حوصلہ پیدا کرنے کے لئے مختلف ممالک جیسے روس، انڈیا وغیرہ سے تقریباً 121 لوگوں کو چنا گیا تاکہ وہ وڈیو لنک کی وجہ سے لوگوں میں یہ شعور پیدا کر سکیں کہ ایڈز کے خلاف ڈٹ جاؤ اور اسے اپنی کمزوری نہ بننے دو اور انھیں یہ سہولت فراہم کی گئی کہ وہ اپنے تاثرات ریکارڈ کروا سکیں کہ انھیں ایڈز میں مبتلا ہونے کے بعد اور اس سے پہلے کن بنیادی سہولیات کی ضرورت ہے۔

اور یہ ویڈیو جو کہ ایڈز کے شکار لوگوں کے تاثرات کے بارے میں ان لوگوں کے لئے نہایت مفید ہے اور جو پالیسی بنانے کے عمل سے وابسطہ ہیں انھیں اس سے ایڈز کے شکار لوگوں کو ضروریات سمجھنے میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ یہ ویڈیو جو چھ مختلف عنوان کے بارے میں سمجھنے اور انکے حل کے لئے مدد فراہم کر سکتی ہے۔

1۔ ایڈز کی وجہ سے بدنامی اور امتیازی سلوک

2۔ صحت کی سہولیات تک رسائی

3۔ جنسی تسکین اور تعلق

4۔ خاندان کی شروعات

5۔ مدد کی فراہمی

6۔ ایڈز کے شکار ہونے کے بعد اس کے لئے کام کرنا

ایڈز کے شکار نوجوانوں کا اس کے متعلق پالیسی سازی، مختلف پروگرام کو ڈیزائن کرنا اور ان پر عمل در آمد کے عمل میں شریک ہونا بڑا موقع ہوتا ہے۔ یہ بھی انتاہی اہم اور ضروری ہے جتنا بغیر کسی امتیازی سلوک کے ایڈز کے متعلق آگاہی اور اسکی سہولیات تک رسائی ہے اور خاص طور پر ایسی سہولیات جو ایڈز کے شکار لوگوں کی بنیادی ضرورت ہوتی ہیں اس لیے ایڈز کے شکار لوگوں کو مختلف پروگرام ڈیزائن کرتے وقت یا اس کے متعلق پالیسی سازی کے عمل میں ضرور شریک کرنے کے مواقع فراہم کیے جانے چاہیے۔

Case Study (2)

رکاوٹ کے بجائے رسائی کو بہتر بنانا

ایک محتاط اندازے کے مطابق دنیا کا تقریباً 65 کروڑ لوگ معذوری کی زندگی گزار رہے ہیں اور ان میں سے اکثر نوجوانوں کی تعداد ہے اور یہ معذور لوگ بھی عام انسانوں کی طرح جنسی و تولیدی صحت کی سہولیات چاہتے ہیں انھیں ان کی ضرورت ہوتی ہے مگر یہ لوگ غیر متناسب طریقے سے ان سہولیات یا اس کے متعلق معلومات سے محروم رہتے ہیں اور اس طرح ان معذور لوگوں کی ایک بڑی تعداد جنسی و تولیدی صحت کی ضروریات سے محرومی کا شکار رہتے ہیں۔

تاہم دوسرے گروہوں کی نسبت معذور لوگوں کی ضروریات مختلف اور پیچیدہ ہوتی ہیں اور انھیں عام انسانوں کی بجائے بہتر سہولیات کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ ان کی جسمانی رسائی کو آسان اور بہتر بنا سکے ان لوگوں کے ساتھ ابلاغ کے لئے مواد اور ذرائع ابلاغ کو بھی بہتر بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں جدید ٹیکنالوجی نے معذور لوگوں تک بھی ان معلومات کی رسائی عام بنا دی ہے اور کمپیوٹر نے اس میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے اور وہ اسکے ذریعے با آسانی معلومات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں بھی ایسے اقدامات کیے جائیں کہ تمام معذور لوگوں کی ان تک رسائی ہو مثال کے طور پر ایک این جی او کینفیا میں گونگے بہرے لوگوں کے جنسی و تولیدی صحت کی سہولیات فراہم کرتی ہے اور ایڈز کے بارے میں مفت رہنمائی اور اسکے ٹیسٹ کی سہولت فراہم کرتی ہے تو یہ سہولیات کلینک کی سطح پر مکمل رازداری سے اسے لوگوں کے ذریعے مہیا کی جانی چاہیے جو گونگے اور بہرے لوگوں کو سمجھا سکیں یا وہ خود ان کی سوسائٹی کا حصہ ہوں اس کے لیے انھیں معاشرہ میں ایسے لوگوں کو متحرک کرنا ہوگا جو معذور لوگوں کی ضروریات کو سمجھ سکیں اور انھیں سمجھا سکیں اور اس کے لئے وہ مختلف ذرائع ابلاغ کا استعمال کر سکتے ہیں۔

مختلف گروہوں کو نوجوان دوست سہولیات کی فراہمی

درج ذیل کچھ تجاویز اور نکات کا احاطہ کیا گیا ہے جو نوجوان دوست سہولیات کی فراہمی کے لئے حکمت عملی بنانے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

1۔ **ضروریات کا اندازہ لگانا:** ان تمام ضروریات یا مسائل کا اندازہ لگایا جائے جو نوجوانوں کو جنسی و تولیدی صحت کی سہولیات حاصل کرنے میں رکاوٹ بنتی ہیں یا بن سکتی ہیں اور ان کی روشنی میں ایسی حکمت عملی تیار کی جائے جو ان کے حل میں بہترین مددگار ثابت ہو۔

2۔ **اہم گروہوں کی شناخت:** نوجوان دوست سہولیات کی تیاری سے قبل تمام اہم گروہ کے متعلق مکمل معلومات لی جائیں اور یہ فیصلہ کیا جائے کہ ان سہولیات سے مستفید ہونے والے کونسے لوگ ہیں ان کی کیا ضروریات ہو سکتی ہیں۔ ان کے لئے کس ماحول میں کام کیا جائے جو کہ ان تک رسائی میں مدد فراہم کریں مثلاً ایسی تمام معلومات یا سہولیات جو کہ 20 سے 24 سال کی عمر کے نارمل لوگوں کے لئے بہت مفید ہوں وہ 14 سے 15 سال کی معذور عورت کے لئے مکمل طور پر ناکام ہوں اس لیے کوئی سہولت کی فراہمی کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ اس کا اندازہ لگایا جائے کہ مستفید ہونے والے لوگوں کا تعلق کس گروہ سے ہے۔

3۔ **حکمت عملی واضح کرنا:** نوجوان دوست سہولیات کی فراہمی کے لیے ایک واضح حکمت عملی تیار کی جانی بھی نہایت ضروری ہے جو کہ مختلف طبقات کی ضروریات کو پورا کر سکے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ مستفید ہونے والوں گروہوں کو سہولیات کی تیاری میں شامل کیا جائے اور ان کی آراء کی روشنی میں تمام سہولیات کی فراہمی کے لیے حکمت عملی بنائی جائے۔

4۔ **نوجوان کی شمولیت:** نوجوانوں کے ساتھ مل کر ان تمام رکاوٹوں کا جائزہ لیا جائے جو ان کو ان سہولیات کے حصول سے روکتی ہیں اور ان کی آراء کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی سہولیات فراہم کی جائیں جن تک ان کی رسائی آسان ہو یا اس طریقے سے فراہم کی جائیں جو ان کی پہنچ میں ہوں یعنی نوجوانوں کو پالیسی سازی اور تیاری کا حصہ بنایا جائے۔

5۔ **شراکت داری قائم کرنا:** تمام ایسے ادارے جو ان سہولیات کی فراہمی کے لئے کام کر رہی ہوں ان کے ساتھ مل کر کام کیا جائے تا کہ دہرے پن سے بچا جا سکے اور ایک دوسرے کی تحقیق سے استفادہ کرتے ہوئے بہترین نتائج کے حصول کے لئے کام کیا جائے اس طرح سے کام میں تیزی بھی آئے گی اور بہتری بھی

6۔ **بہتر رسائی:** اس بات کا صحیح طرح سے جائزہ لیا جائے کہ تمام سہولیات بہتر طریقے سے متعلقہ گروہ تک پہنچ رہی ہیں مثلاً کلینک اس وقت کھولا جائے جب نوجوان باآسانی اس کا دورہ کر سکیں یا جو وقت ان کے لیے مناسب ہو یعنی "جنگل میں ناچا مور کس نے دیکھا" والا حال نہ ہو یعنی بعض علاقوں میں معلوماتی مرکز کو ہفتہ کے روز میں کھولا جائے ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگوں دفتری اوقات میں سے ٹائم نکال کر مرکز نہ آ سکیں اس کے علاوہ آنے جانے کے اخراجات اور سفری مشکلات کو ذہن میں رکھ کر مرکز سہولیات قائم کیا جانا چاہیے۔

7۔ **عزت وقار کا فروغ رحوصلہ افزائی:** نوجوان کی آراء کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان میں ہمت پیدا کی جائی چاہیے جس سے ان کا وقار بلند ہوگا اور ان کا حوصلہ بڑھے گا۔ عزت وقار میں اضافہ ان کی آراء کا احترام ان کے حقوق کی پہچان، اپنے آپ کی بہتر پہچان اور بدنامی وغیرہ سے بچنے کے طریقوں کو متعارف کروا کر بھی کیا جائے۔

8۔ **ماہرین صحت کے رویہ میں بہتری:** ماہرین صحت کے رویہ میں بہتری بھی نوجوان دوست سہولیات کے لئے کلیدی ہے اگر ماہرین صحت کا رویہ بہتر ہوگا تو وہ ان کی ضروریات کا مکمل جائزہ لے کے مرکز معلومات اور دوسرے اداروں کے ساتھ مل کر اس بات کا اندازہ لگا سکیں گے کہ کن حالات اور مواقع پر یہ سہولیات فراہم کی جائیں جو کہ ان کی عزت و نفس کو مجروح کیے بغیر نوجوانوں کی ضروریات اور ان کے جنسی حقوق کا تحفظ کر سکیں۔

9۔ **حالات کو سمجھنا:** معاشرہ کے لوگوں کے ساتھ مفید اور با حاصل گفتگو کے ذریعے ان تمام حالات کا جائزہ لیا جائے جو ان سہولیات کی فراہمی کے لئے یکساں مفید ہوں اور ان تمام حالات کا جائزہ لیا جائے جس میں زیادہ سے زیادہ نوعمر لوگ مستفید ہو سکیں۔

10۔ **نوجوانوں کے جنسی حقوق کی طرف داری:** مقامی اور غیر ملکی اداروں سے مل کر تمام ایسے قوانین جو نوجوان دوست سہولیات کی راہ میں رکاوٹ ہوں ان کی تبدیلی کیلئے کوشش کی جائے یا ایسے قوانین جو نوجوان کے جنسی حقوق کو ہیلپ کرتے ہوں ان کے خلاف آواز اٹھائی جائے تا کہ ان تمام گروہ کے حقوق کے لئے آواز اٹھائی جائے خواہ وہ ایڈز کا شکار ہوں ہم جنس پرستی یا جنسی ورکر ہوں ان تمام کے حقوق کے لئے آواز بلند کی جائے۔

نوجوان دوست ماہرین صحت

1) نوجوان دوست ماہرین صحت کو چاہیے لوگوں کے اختلاف کا احترام کریں اور انکی جداگانہ حیثیت کو تسلیم کیا جائے۔

2) کسی بھی فرد یا گروہ میں لسانی، معاشرتی، معاشی، صنف، عمر ازدواجی حیثیت، بیماری، قومیت جسمانی و ذہنی معذوری وغیرہ کی بنیاد پر تفریق نہ کی جائے۔

3) نوجوانوں کی زندگی کے متعلق فیصلوں میں انھیں شریک کیا جائے

4) جداگانہ حیثیت کے بارے میں تصور بالکل واضح ہو کہ یہ لوگوں کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور ہر روہ یا گروہوں کے اندر بھی ہر فرد کی حیثیت منفرد ہوتی ہے۔

5) نوجوانوں کے اخلاقی اقدار کا احترام کیا جائے اور اخلاقی اقدار کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے تحفظات اور ضروریات کا احترام کیا جائے۔

6) کسی بھی ایک ہی قسم کے جنسی تعلق یا ترجیح کو معمول نہ بنایا جائے۔

7) لوگوں کو انتخاب کی آزادی دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔